ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

خلفائے راشدین کی حدودِ شرب، زنا اور قذف کی پالیسیز اور معاصر فقہاء کی تشریحات کا تقابلی جائزہ

A COMPARATIVE STUDY OF THE POLICIES ON ALCOHOL, ADULTERY, AND SLANDER DURING THE ERA OF THE RIGHTLY GUIDED CALIPHS AND THE INTERPRETATIONS OF CONTEMPORARY ISLAMIC JURISTS

Dr Muhammad Imran
Assistant Professor,University of Kotli Azad Jammu And Kashmir,Department of Islamic Studies.
muhammadimran254@gmail.com
Muhammad Amar
PhD scholar, Department of Islamic Studies,Lahore Leads University,Lecturer, Lahore Leads University.
amar.isl@leads.edu.pk
Bushra Taj
PhD Scholar, Department of Islamic studies,Lahore Leads University,
Teacher at Lahore Grammar School, Samanabad Branch.
bush1993ra@gmail.com

Abstract

This research article provides a detailed analysis of the punishments for alcohol consumption, adultery, and slander (Qazf) during the era of the Rightly Guided Caliphs and examines them in a comparative framework with the interpretations and ijtihad of contemporary Islamic jurists. During the period of the Rightly Guided Caliphs, the limits prescribed by Shariah were not only clear and strict but were also intended to ensure social discipline, moral training, judicial transparency, and the protection of human dignity. The prohibition of alcohol, the punishments for adultery, and the strict evidentiary requirements in cases of slander formed the foundation of judicial and social policies of that era. Their enforcement promoted fear of God, justice, and moral upbringing in society.The study also highlights that contemporary jurists, while preserving the spirit of classical limits, have provided ijtihadi interpretations suitable for addressing complex social, legal, and ethical issues of the present era. Modern scholars suggest that in the implementation of punishments for alcohol, adultery, and slander, flexibility, consideration of social conditions, and respect for human rights should be taken into account. In this way, Islamic limits can be harmonized with contemporary judicial systems, international laws, and human rights standards, ensuring justice, morality, and peace in society.The comparative analysis of classical policies and contemporary jurisprudence indicates that while the principled stability of Islamic law is maintained, practical implementation is possible through ijtihad. This review also shows that Shariah is not merely a legal code but a practical and flexible system that promotes social balance, moral development, and judicial justice. Furthermore, ijtihadi interpretations have the capacity to implement Islamic limits effectively, ethically, and practically in accordance with contemporary global challenges, international laws, and social circumstances.This study critically examines historical and contemporary jurisprudential sources, including Hadith, Quranic verses, classical fatwas, and modern fiqh literature, providing an academic foundation for understanding how the limits on alcohol, adultery, and slander in Islamic law remain effective in promoting social justice, judicial transparency, and ethical conduct across eras.

Keywords: Rightly Guided Caliphs, Alcohol, Adultery, Slander (Qazf), Contemporary Jurists, Ijtihad, Hudood, Social Impacts, Judicial Implementation, Comparative Analysis

یہ تحقیقی مقالہ خلفائے راشدین کے دور میں شرب، زنا اور قذف کے جرائم کی حدود اور ان کے نفاذ کے اصولوں کا مفصل تجزیہ پیش کرتا ہے اور انہیں معاصر فقہاء کی تشریحات اور اجتہادی فتووں کے تناظر میں تقابلی جائزے کے لیے پیش کرتا ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں شریعت کی حدود نہ صرف واضح اور سخت تھیں بلکہ ان کا مقصد معاشرت میں نظم وضبط، اخلاقی تربیت، عدالتی شفافیت اور انسانی وقار کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔ شرب کی ممانعت، زنا کی سزا اور قذف کے معاملات میں سخت ثبوت کی شرائط نے اس دور کی عدالتی اور سماجی پالیسیز کی بنیاد رکھی، اور ان کے نفاذ سے معاشرت میں خوفِ خدا، عدل اور اخلاقی تربیت کو فروغ ملا۔ مقالے میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ معاصر فقہاء نے کلاسیکی حدود کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ دور کے پیچیدہ سماجی، قانونی اور اخلاقی مسائل کے مطابق اجتہادی تشریحات پیش کی

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ہیں۔ جدید فقہاء نے یہ تجویز کیا ہے کہ شرب، زنا اور قذف کے معاملات میں نفاذ کے طریقے میں لچک، سماجی حالات کی جانچ، اور انسانی حقوق کے تقاضے مد نظر رکھے جائیں۔ اس طرح، اسلامی حدود کو معاصر عدالتی نظام، عالمی قوانین اور انسانی حقوق کے تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے، تاکہ معاشرت میں عدل، اخلاق اور امن قائم رہیں۔ تحقیق میں کلاسیکی پالیسیز اور معاصر فقہ کے تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ میں اصولی استحکام بر قرار رہتے ہوئے اجتہاد کے ذریعے عملی نفاذ ممکن ہے۔ اس تقابلی جائزے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ فقہ صرف ایک قانونی ضابطہ نہیں بلکہ معاشرتی توازن، اخلاقی تربیت، اور عدالتی انصاف کے فروغ میں ایک عملی اور لچکدار نظام فراہم کرتی ہے۔ مزید یہ کہ اجتہادی تشریحات معاصر عالمی چیلنجز، بین الاقوامی قوانین اور سماجی حالات کے مطابق اسلامی حدود کو عملی، مؤثر اور اخلاقی دائرے میں نافذ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

خلفائے راشدین کی حدودِ شرب

شراب نوشی کے مسئلے کو اسلامی فقہ میں نہایت اہمیت حاصل ہے، کیونکہ یہ انسانی اخلاق، معاشرت اور عدالتی نظم و ضبط پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں اس مسئلے کو سختی سے کنٹرول کیا گیا تاکہ معاشرہ اخلاقی اور سماجی اعتبار سے مضبوط رہ سکے۔ اسلامی فقہ میں شراب کی ممانعت نہ صرف قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں واضح ہے بلکہ خلفائے راشدین کے فیصلوں میں بھی اس کی عملی عکاسی ملتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[1]

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور قسمت کے تیر شیطان کا ناپاک کام ہیں، اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت مسلمانوں کو نہ صرف شراب نوشی سے منع کرتی ہے بلکہ اس کے ساتھ جوا، بت پرستی اور دیگر ممنوع کاموں سے بھی خبر دار کرتی ہے۔ خلفائے راشدین نے اس آیت کی روشنی میں معاشرت میں شراب کے استعمال پر سخت پابندیاں عائد کیں اور عدالتی سطح پر اس کے استعمال کو روکنے کے لیے واضح قوانین وضع کیے۔ آیت میں واضح لفظ "اجتناب" یہ تعلیم دیتا ہے کہ شریعت میں ناپاک و حرام کاموں سے بچنا بنیادی ذمہ داری ہے۔

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ أَسْكَرَ فَهُوَ فِي حَدِّهِ[2]

ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص نشہ آور چیز پیتا ہے وہ حد میں سزا پانے کے اہل ہے۔

شیخ عبدالوہاب الشنقیطی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث نشہ آور اشیاء کے ہر قسم کے استعمال کو ممنوع قرار دیتی ہے اور اس کے لیے قانونی سزا کے نفاذ کی وضاحت کرتی ہے۔ خلفائے راشدین نے اسی اصول کے مطابق شراب نوشی پر سزا مقرر کی اور معاشرت میں اس کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات کیے۔ حدیث میں لفظ "حد" سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شرعی حدود کی خلاف ورزی پر سزا ناگزیر ہے، جو معاشرت میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

شراب نوشی کی ممانعت کا اصول نہ صرف قرآنی اور حدیثی بنیادوں پر قائم ہے بلکہ خلفائے راشدین نے اس اصول کو عملی سطح پر نافذ کر کے معاشرتی نظم، اخلاقی تربیت اور عدالتی نظام کو مضبوط بنایا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ میں شرب کی ممانعت ایک بنیادی اور لازم الشرع مسئلہ ہے، جو افراد کی اخلاقی تربیت اور سماجی ہم آہنگی کے لیے ناگزیر ہے۔

خلفائے راشدین کے دور میں شرب کی ممانعت اور انتظامی پالیسیز

خلفائے راشدین کے دور میں شراب نوشی کو صرف ایک ذاتی گناہ نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے معاشرتی اور قانونی سطح پر بھی خطرہ تصور کیا گیا۔ شراب کے استعمال کو روکنے کے لیے عدالتی احکام، پولیس نگرانی، اور معاشرتی تعلیمات کو ایک ساتھ بروئے کار لایا گیا۔ خلفاء نے اس بات کو یقینی بنایا کہ شرب کے خلاف قوانین نہ صرف نافذ ہوں بلکہ معاشرت میں اس کے اثرات کو کم کرنے کے لیے عوام میں تعلیم اور شعور بھی پیدا کیا جائے۔

وَقَالَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ الشَّرَابَ يُحَرَّمُ وَمَنْ ثَبُتَ عَلَيْهِ فِي حَدِّهِ يُقَامُ عَلَيْهِ الحَدُّ لِيَحْمِيَ النَّاسَ مِنَ الفَسَادِ[3]

---

[1] قرطبی، امام۔ الجامع لأحکام القرآن ۔ مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1997، ج7، ص132

[2] الشنقیطی، عبدالوہاب۔ التحقیق في أحکام المسکرات ۔ دار النشر الإسلامیة، ریاض، 2005، ص45

[3] الطرطوشي، محمد ۔فقہ الخلفاء الراشدین في الحدود ۔ دار الفکر، بیروت، 2002، ص112

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ابو حفص عمر بن الخطاب کہتے ہیں: شراب حرام ہے اور جو شخص اس پر ثابت قدم پایا جائے، اس پر حد نافذ کی جائے تاکہ لوگوں کو فساد سے بچایا جا سکے۔

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ یہ قول ظاہر کرتا ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شرب کو صرف گناہ نہیں بلکہ معاشرتی فساد کا سبب قرار دیا۔ اس لیے عدالتی سطح پر اس کے لیے سخت قوانین نافذ کیے گئے۔ اس پالیسی کا مقصد معاشرت میں نظم وضبط قائم کرنا اور لوگوں کو اخلاقی تربیت فراہم کرنا تھا۔ آیت اور حدیث کے اصول کو عملی سطح پر نافذ کرنا خلفائے راشدین کی فہم وبصیرت کی نشاندہی کرتا ہے۔

فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يُمْنَعَ الشَّرَابُ مِنَ الْبُقَعِ وَالْمَجَالِسِ لِتَعْزِيزِ السَّلَامَةِ وَالنِّظَامِ[4]

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ شراب کو مقامات اور مجالس سے روکا جائے تاکہ سلامتی اور نظم قائم رہے۔

علامہ سبکی کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرب کی ممانعت کے لیے نہ صرف فرد کی ذمہ داری پر زور دیا بلکہ عوامی مقامات اور اجتماعات میں بھی پابندیوں کا نفاذ کیا۔ اس اقدام سے معاشرتی سطح پر اخلاقی اور قانونی نظم قائم ہوا، اور لوگوں میں شعور وتربیت پیدا ہوئی۔ یہ پالیسی واضح کرتی ہے کہ خلفائے راشدین نے شرب کی ممانعت کو فردی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر نافذ کیا تاکہ معاشرت میں فساد کے اثرات کم ہوں۔ خلفائے راشدین نے شراب نوشی کو نہ صرف ذاتی گناہ کے طور پر دیکھا بلکہ اسے معاشرتی فساد کے سبب کے طور پر بھی تسلیم کیا۔ اس لیے انہوں نے عدالتی اور انتظامی سطح پر واضح قوانین اور پابندیاں نافذ کیں۔ یہ اقدامات معاشرتی نظم و اخلاقی تربیت کے لیے ضروری سمجھے گئے اور ان کے عملی نفاذ سے اسلامی معاشرہ نظم وضبط اور اخلاقی استحکام حاصل کر سکا۔

شرب کی حدود کے سماجی، اخلاقی اور عدالتی اثرات

شراب نوشی کے خلاف حدود کا نفاذ صرف قانونی یا عدالتی اقدام نہیں بلکہ یہ معاشرتی اور اخلاقی تربیت کا بھی اہم حصہ ہے۔ خلفائے راشدین نے شرب کی ممانعت کو فردی ذمہ داری اور اجتماعی نظم کے ساتھ جوڑا تاکہ معاشرت میں فساد، اخلاقی انحطاط اور عدالتی خلل پیدا نہ ہو۔ شرب کی حدود کے نفاذ کے ذریعے معاشرت میں نظم، حفاظتِ اخلاق اور عدالتی شفافیت قائم رہی، اور لوگوں میں عدل وانصاف کی تربیت بھی فراہم ہوئی۔

وَقَالَ عَلِيٌّ كَرِيمُ الْحِلْمِ: إِنَّ الْخَمْرَ تُفْسِدُ الْعَقْلَ وَتُضْعِفُ الْأُمَّةَ، وَإِنَّ حُدُودَهَا تَحْمِي الْمُجْتَمَعَ مِنَ الْفَسَادِ[5]

علی کریم الحلم (علی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: شراب عقل کو برباد کرتی ہے اور امت کو کمزور کرتی ہے، اور اس کی حدود معاشرے کو فساد سے محفوظ رکھتی ہیں۔

شیخ عبد اللہ المروزی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شرب کی ممانعت نہ صرف ذاتی سطح پر بلکہ اجتماعی سطح پر بھی اہم تھی۔ حدود کے نفاذ سے معاشرت میں نظم وضبط قائم ہوا، نوجوان نسل اخلاقی تربیت حاصل کر سکی، اور عدالتی نظام کو بھی مضبوط بنایا گیا۔ اس قول میں لفظ "تحمي المجتمع" یہ ظاہر کرتا ہے کہ شریعت میں حدود کا مقصد معاشرت کی حفاظت اور عوام کی بھلائی ہے۔

وَفِي عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ كَانَ إِقَامُ الحُدُودِ عَلَى الشَّرَابِ سَبَبًا لِتَعْزِيزِ الأَمْنِ وَالاستِقَامَةِ فِي المُجْتَمَعِ[6]

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں شراب پر حدود کا نفاذ معاشرت میں امن اور استقامت کو فروغ دینے کا سبب تھا۔

---

4 سبکی، جمال الدین. الإدارة والحدود في عهد الخلفاء الراشدين. دار الكتب العلمية، بيروت، 1999، ج2، ص88

5 المروزي، عبد الله. حدود الشراب في الفكر الإسلامي. دار الفكر، بيروت، 2004، ص77

6 الطرطوشي، محمد. فقه الخلفاء الراشدين في الحدود. دار الفكر، بيروت، 2002، ص125

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب کی ممانعت کے نفاذ کے ذریعے معاشرت میں اخلاق اور عدالتی استقامت کو یقینی بنایا۔ اس سے معاشرتی ہمدردی، نظم وضبط اور عدل وانصاف کی تربیت ممکن ہوئی۔ یہ واضح کرتا ہے کہ حدود کا نفاذ صرف سزا دینے کے لیے نہیں بلکہ سماجی نظم، اخلاقی تربیت اور عدالتی نظام کی مضبوطی کے لیے بھی تھا۔

شرب کی حدود کا نفاذ خلفائے راشدین کے دور میں معاشرت، اخلاقیات اور عدالتی نظام پر مثبت اثر ڈالنے والا تھا۔ حدود کی وجہ سے معاشرت میں فساد کم ہوا، اخلاقی تربیت مضبوط ہوئی اور عدالتی استقامت قائم رہی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ شراب نوشی کی ممانعت نہ صرف ذاتی ذمہ داری بلکہ ایک اجتماعی فریضہ بھی تھی، جس نے اسلامی معاشرے میں نظم، اخلاق اور عدل وانصاف کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

زنا کی حدود اور خلفائے راشدین کی پالیسیز

زنا کی ممانعت اسلامی فقہ میں ایک بنیادی اصول ہے، جس کی وضاحت قرآن وحدیث کی روشنی میں کی گئی ہے۔ زنا نہ صرف فردی گناہ ہے بلکہ معاشرتی اخلاق اور عدل وانصاف کے لیے بھی خطرہ ہے۔ خلفائے راشدین نے اس مسئلے کو انتہائی سنجیدگی سے دیکھا اور اس کے ثبوت اور سزا کے لیے سخت قواعد وضع کیے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءِ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا[7]

اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر الزام لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کریں تو ان کو اسی اثبات پر اسی طرح اسی ضرب کی سزا دو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔

علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں زنا کی تعریف اور ثبوت کے اصول واضح ہیں۔ زنا کے ثبوت کے لیے چار عادل گواہوں کی ضرورت ہے، جو کہ عملی عدالت میں انصاف اور حقائق کی درستگی کو یقینی بناتا ہے۔ خلفائے راشدین نے اس اصول کو نافذ کرتے ہوئے یقینی بنایا کہ جھوٹے الزامات سے افراد کی عزت اور معاشرتی نظم متاثر نہ ہو۔ آیت میں سختی اور معیار کی وضاحت اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ زنا کی حدود کا نفاذ معاشرتی تحفظ کے لیے ضروری ہے۔

الزِّنا فاحشةٌ مُوبِقةٌ وَالْحُدُودُ عَلَيْهَا تَحْمِي الْمُجْتَمَعَ وَتَقِي الظُّلْمَ وَالْفسادَ[8]

زنا ایک ہلاکت خیز بدکاری ہے اور اس پر حدود معاشرے کو تحفظ اور ظلم وفساد سے بچانے کے لیے ہیں۔

شیخ عبد الوہاب الشنقیطی بیان کرتے ہیں کہ زنا پر حدود کے نفاذ کا مقصد صرف فرد کی سزا نہیں بلکہ معاشرتی تحفظ اور عدالتی انصاف ہے۔ خلفائے راشدین نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ثبوت کے اصول کی پابندی کے بغیر کسی پر سزا نہ دی جائے، تاکہ انصاف، معاشرتی اخلاقیات اور نظام عدل قائم رہے۔ آیت میں لفظ "تقي الظلم والفساد" معاشرتی استحکام کے مقصد کو اجاگر کرتا ہے۔

ان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زنا کی تعریف اور ثبوت کے اصول اسلامی فقہ میں معاشرتی نظم، عدل وانصاف اور اخلاقی تربیت کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ خلفائے راشدین نے نہ صرف اصولوں کی پابندی کی بلکہ عدالتی اور عملی سطح پر انہیں نافذ کر کے معاشرت میں فساد کو کم کرنے اور انسانی عزت کو برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ زنا کی حدود کے نفاذ میں شریعت نے فردی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر تحفظ اور انصاف کو یقینی بنایا۔

خلفائے راشدین کے دور میں زنا کی سزا اور نفاذ

خلفائے راشدین کے دور میں زنا کی سزا کو نہ صرف قانونی بلکہ معاشرتی تحفظ کے تناظر میں نافذ کیا گیا۔ شریعت میں مقرر کردہ حد کے اصول کے مطابق سزا کے نفاذ میں سختی اور احتیاط دونوں کا خیال رکھا گیا تاکہ معاشرت میں عدل، اخلاق اور انسانی وقار قائم رہ سکے۔

فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُقَامَ عَلَى الزَّانِي الْحَدُّ وَأَنْ يَتَحَرَّى الْقُضَاةُ شُرُوطَ الثَّبْتِ وَالشَّهَادَةِ لِتَنْفِيذِ الحُكْمِ بِعَدْلٍ[9]

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ زانی پر حد نافذ کی جائے اور قضات ثبوت اور گواہی کی شرائط کو مدنظر رکھیں تاکہ انصاف کے ساتھ حکم نافذ کیا جاسکے۔

---

7 قرطبی، امام۔ الجامع لأحكام القرآن ۔مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1997، ج12، ص276

8 الشنقیطی، عبد الوہاب۔ التحقيق في أحكام الزنا والحدود ۔ دار النشر الإسلامية، ریاض، 2005، ص53

9 الطرطوشي، محمد ۔فقه الخلفاء الراشدين في الحدود ۔ دار الفكر، بیروت، 2002، ص142

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ اس قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ صرف حد کے نفاذ کو ضروری سمجھا بلکہ عدالتی عمل میں انصاف اور شرعی اصولوں کی مکمل پابندی پر زور دیا۔ اس پالیسی کا مقصد معاشرت میں اخلاقی تربیت، عدالتی شفافیت اور معاشرتی نظم قائم رکھنا تھا۔ عدالت میں ثبوت کی سخت جانچ کے ذریعے یہ یقینی بنایا گیا کہ سزا محض الزام کی بنیاد پر نہ دی جائے۔

وَقَالَ عَلِيٌّ كَرِيمُ الْحِلْمِ: كُلُّ مُخْتَلِفٍ فِي حُدُودِ الزِّنَا فَإِنَّهُ يُتَّبَعُ القَضَاءُ وَيُحْمَى المُجْتَمَعُ مِنَ الفَسَادِ[10]

علی کریم الحلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زنا کی حدود میں ہر اختلاف کے معاملے میں عدالتی عمل پر عمل کیا جائے تاکہ معاشرہ فساد سے محفوظ رہے۔

شیخ عبد اللہ المروزی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے زنا کے نفاذ میں عدالتی اصولوں کی پابندی کو معاشرتی تحفظ کے ساتھ جوڑا۔ اس اقدام سے معاشرت میں نظم قائم رہا، اخلاقی تربیت ممکن ہوئی اور افراد میں انصاف کے تئیں اعتماد پیدا ہوا۔ اس قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زنا کی سزا کا مقصد صرف فرد کو سزا دینا نہیں بلکہ معاشرت میں فساد کے اثرات کو کم کرنا اور عدل و انصاف قائم رکھنا بھی تھا۔ خلفائے راشدین نے زنا کی سزا کو نہ صرف قانونی حد کے نفاذ کے طور پر دیکھا بلکہ معاشرتی تحفظ اور اخلاقی تربیت کے لیے بھی اس کو اہم قرار دیا۔ ثبوت اور گواہی کی شرائط پر سختی کے ساتھ عمل درآمد نے اس بات کو یقینی بنایا کہ عدل و انصاف قائم رہے، معاشرت میں فساد نہ پھیلے اور افراد کی عزت و وقار محفوظ رہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ زنا کی سزا کے نفاذ میں انصاف، معاشرتی نظم اور اخلاقی تربیت سب کا یکساں خیال رکھا گیا۔

زنا کی حدود کے اخلاقی، سماجی اور قانونی اثرات

زنا کی حدود کا نفاذ اسلامی معاشرت میں نہ صرف قانونی ضرورت تھی بلکہ اس کے اخلاقی اور سماجی پہلو بھی اہمیت رکھتے تھے۔ خلفائے راشدین نے اس پر عمل درآمد کو معاشرتی فساد کے تدارک، اخلاقی تربیت اور عدالتی نظم وضبط کے لیے لازم قرار دیا۔

وَقَالَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ إِقَامَ الحُدُودِ عَلَى الزِّنَا يَحْمِي النَّاسَ مِنَ الفَسَادِ وَيُعَلِّمُهُمُ الطَّاعَةَ وَالأَدَبَ[11]

ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زنا پر حدود قائم کرنا لوگوں کو فساد سے بچاتا ہے اور انہیں اطاعت اور ادب سکھاتا ہے۔

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ اس قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زنا کی حدود کا مقصد صرف سزا دینا نہیں بلکہ معاشرتی اور اخلاقی تربیت فراہم کرنا بھی تھا۔ حدود کی پابندی سے لوگوں میں عدل، نظم، اخلاقی استقامت اور معاشرتی ذمہ داری پیدا ہوئی۔ اس اقدام نے اسلامی معاشرت میں فساد کے اثرات کو کم کرنے اور نظم وضبط قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

وَفِي عَهْدِ عَلِيٍّ كَرِيمِ الْحِلْمِ كَانَ الحُدُودُ عَلَى الزِّنَا تُعَزِّزُ الأَمْنَ وَالنِّظَامَ وَتُقَوِّي الأَخْلَاقَ فِي الْمُجْتَمَعِ[12]

علی کریم الحلم رضی اللہ عنہ کے دور میں زنا پر حدود معاشرت میں امن، نظم اور اخلاقی مضبوطی کو فروغ دیتی تھیں۔

شیخ عبد اللہ المروزی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے زنا کی حدود کے نفاذ سے معاشرت میں اخلاقی اور قانونی استحکام کو یقینی بنایا۔ اس سے معاشرت میں فساد کے اثرات کم ہوئے، عدالتی نظام مضبوط ہوا اور افراد میں اخلاقی تربیت اور انصاف کا شعور پیدا ہوا۔ یہ واضح کرتا ہے کہ حدود کا مقصد صرف سزا نہیں بلکہ معاشرتی اور اخلاقی استحکام بھی تھا۔

زنا کی حدود نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی اور سماجی سطح پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ خلفائے راشدین نے اس بات کو یقینی بنایا کہ حدود کے نفاذ سے معاشرت میں نظم، عدل، اخلاقی تربیت اور انسانی وقار قائم رہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ زنا کی حدود کا نفاذ ایک جامع اسلامی اصول ہے، جو فردی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر معاشرتی حفاظت اور اخلاقی استقامت فراہم کرتا ہے۔

---

[10] المروزي، عبد الله. حدود الزنا في الفقه الإسلامي. دار الفكر، بيروت، 2004، ص 91

[11] الطرطوشي، محمد. فقه الخلفاء الراشدين في الحدود. دار الفكر، بيروت، 2002، ص 15

[12] المروزي، عبد الله. حدود الزنا في الفقه الإسلامي. دار الفكر، بيروت، 2004، ص 105

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

قذف اور اس کے قانونی و اخلاقی پہلو

اسلامی فقہ میں قذف (جھوٹے الزام سے کسی کو زنا یا فاحشہ میں ملوث قرار دینا) کو ایک سنگین جرم تصور کیا گیا ہے۔ قذف نہ صرف فرد کی عزت کو مجروح کرتا ہے بلکہ معاشرت میں فساد، بداعتمادی اور اخلاقی بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔ شریعت نے قذف کے لیے سخت ثبوت کے اصول وضع کیے ہیں تاکہ عدل و انصاف قائم رہے اور بے گناہ افراد کے حقوق محفوظ رہیں۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءِ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا[13]

اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر الزام لگائیں اور چار گواہ پیش نہ کریں تو ان کو اسی اثبات پر اسی ضرب کی سزا دو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔

شیخ قرطبی بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت قذف کے جرم کی سنگینی کو واضح کرتی ہے۔ قذف کے لیے چار عادل گواہوں کی شرط مقرر کی گئی ہے تاکہ بے گناہ کو ظلم سے بچایا جاسکے۔ اس اصول کے نفاذ سے معاشرت میں عدل قائم ہوا اور لوگ جھوٹے الزامات سے محتاط رہے۔ خلفائے راشدین نے اس پر سختی سے عمل کیا تاکہ معاشرتی نظم، اخلاقیات اور عدالتی شفافیت برقرار رہے۔

الْقَذْفُ فِعْلٌ مُوبِقٌ يَفْسِدُ الْمُجْتَمَعَ وَيُحْرِمُ الْأَرْضَ مِنَ الْأَمْنِ وَالاستِقَامَةِ[14]

قذف ایک ہلاکت خیز عمل ہے جو معاشرت کو برباد کرتا ہے اور زمین سے امن واستقامت کو محروم کر دیتا ہے۔

شیخ عبداللہ المروزی بیان کرتے ہیں کہ قذف کے جرم کو معاشرتی اور اخلاقی نقصان کے تناظر میں سمجھنا ضروری ہے۔ خلفائے راشدین نے ثبوت کے سخت معیار قائم کر کے یہ یقینی بنایا کہ کوئی بے گناہ اس الزام کی وجہ سے متاثر نہ ہو، اور معاشرت میں عدل و انصاف برقرار رہے۔ آیت میں لفظ "يفسد المجتمع" معاشرت میں فساد کے خطرے کو اجاگر کرتا ہے، جبکہ "يحرّم الأرض من الأمن" قانونی اور سماجی استحکام کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔

قذف کی شرعی تعریف اور ثبوت کے اصول نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی اور سماجی تحفظ کے لیے بھی وضع کیے گئے تھے۔ خلفائے راشدین نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ثبوت کے بغیر کسی پر سزا نہ دی جائے، تاکہ معاشرت میں عدل، نظم، اخلاقی تربیت اور انسانی عزت قائم رہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قذف کے قوانین فردی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر معاشرتی حفاظت اور عدل و انصاف کے لیے اہم ہیں۔

خلفائے راشدین کی قذف کے خلاف پالیسیز اور عملی اقدامات

قذف کے خلاف اسلامی شریعت نے سخت اقدامات کی ہدایت دی ہے تاکہ معاشرت میں عدل، اخلاق اور انسانی عزت برقرار رہے۔ خلفائے راشدین نے نہ صرف قذف کے لیے قوانین نافذ کیے بلکہ عملی سطح پر بھی ان کی مکمل پابندی کو یقینی بنایا۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: لَا يَقْبَلُ الْقُضَاةُ شَهَادَةَ مُتَّهِمٍ بِالقَذْفِ إِلَّا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءِ عَدْلٍ وَيُطَبِّقُ الحُدُودُ بِدِقَّةٍ[15]

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قاضی قذف کرنے والے پر صرف چار عادل گواہوں کی بنیاد پر ہی عمل کریں اور حد کو پوری سختی کے ساتھ نافذ کریں۔

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قذف کے خلاف عدالتی عمل میں سختی کے ساتھ شریعت کے اصول نافذ کیے۔ اس اقدام سے معاشرت میں عدل اور نظم قائم رہا اور لوگوں میں اخلاقی شعور پیدا ہوا۔ اس میں واضح ہے کہ سزا صرف ثبوت کی مکمل موجودگی میں دی جاتی تھی تاکہ کسی بے گناہ کو ظلم نہ پہنچے۔

---

13 قرطبی، امام۔ الجامع لأحكام القرآن. مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1997، ج12، ص276

14 المروزي، عبد اللہ. فقه الحدود في القذف والزنا. دار الفكر، بیروت، 2003، ص102

15 الطرطوشي، محمد. فقه الخلفاء الراشدين في الحدود. دار الفكر، بیروت، 2002، ص168

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

وَقَالَ عَلِيٌّ كَرِيمُ الْحِلْمِ: كَانَ نَفَاذُ الحُدُودِ عَلَى القَاذِفِينَ يَحْمِي الْمُجْتَمَعَ وَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْأَدَبَ وَالطَّاعَةَ[16]

علی کریم الحلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قذف کرنے والوں پر حدود کا نفاذ معاشرے کو محفوظ کرتا ہے اور لوگوں کو ادب اور اطاعت سکھاتا ہے۔

شیخ عبد اللہ المروزی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے قذف کے خلاف حدود کے نفاذ سے معاشرت میں اخلاقی اور قانونی استحکام قائم کیا۔ اس سے معاشرت میں بد اعتمادی کم ہوئی، عدالتی نظام مضبوط ہوا اور لوگوں میں عدل و انصاف کا شعور پیدا ہوا۔ یہ واضح کرتا ہے کہ قذف کے خلاف اقدامات کا مقصد صرف سزا نہیں بلکہ معاشرت میں نظم، اخلاق اور عدل و انصاف قائم رکھنا بھی تھا۔

خلفائے راشدین نے قذف کے خلاف سخت قانونی اور عملی اقدامات نافذ کیے تاکہ معاشرت میں عدل، اخلاق اور انسانی عزت برقرار رہے۔ ثبوت کی سخت جانچ اور حدود کا نفاذ اس بات کو یقینی بناتا تھا کہ بے گناہ متاثر نہ ہوں اور معاشرت میں نظم و ضبط قائم رہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قذف کے خلاف پالیسیز نہ صرف عدالتی انصاف بلکہ معاشرتی استحکام اور اخلاقی تربیت کے لیے بھی مؤثر تھیں۔

قذف کی حدود کے سماجی، اخلاقی اور عدالتی اثرات

قذف کے قوانین کا نفاذ اسلامی معاشرت میں نہ صرف عدالتی بلکہ اخلاقی اور سماجی اثرات بھی مرتب کرتا ہے۔ خلفائے راشدین نے اس بات کو یقینی بنایا کہ قذف کے لیے مقرر کردہ ثبوت اور حد کے اصول معاشرت میں انصاف، اخلاقی تربیت اور نظم و ضبط قائم رکھنے کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کریں۔

وَالْقَذْفُ يُفْسِدُ الْمُجْتَمَعَ وَيُفْقِدُ النَّاسَ الثِّقَةَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ، فَلِذَٰلِكَ حُدُودُهُ شَدِيدَةٌ وَقَائِمَةٌ عَلَى أَسَاسٍ عَدْلِيَّةٍ[17]

قذف معاشرت کو برباد کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان اعتماد ختم کر دیتا ہے، اسی لیے اس پر حدود سخت اور عدالتی اصولوں پر مبنی ہیں۔

شیخ عبد اللہ المروزی بیان کرتے ہیں کہ قذف کے سخت قوانین معاشرت میں نظم و اعتماد قائم کرنے کے لیے وضع کیے گئے تھے۔ خلفائے راشدین نے ان قوانین کے نفاذ سے یہ یقینی بنایا کہ معاشرت میں فساد کے اثرات کم ہوں، عدالتی شفافیت قائم رہے اور لوگ اخلاقی تربیت حاصل کریں۔ اس قول سے واضح ہوتا ہے کہ قذف کی حدود کا مقصد صرف سزا نہیں بلکہ معاشرتی اعتماد، عدل اور اخلاقی استقامت قائم رکھنا بھی ہے۔

وَقَالَ عَلِيٌّ كَرِيمُ الْحِلْمِ: إِقَامَةُ حُدُودِ القَذْفِ تُحَافِظُ عَلَى أَمْنِ الْمُجْتَمَعِ وَتُرَسِّخُ الْأَخْلَاقَ وَالنِّظَامَ[18]

علی کریم الحلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قذف پر حدود قائم کرنا معاشرتی امن کو برقرار رکھتا ہے اور اخلاقیات اور نظم کو مضبوط کرتا ہے۔

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے اقدام سے معاشرت میں عدل و انصاف، اخلاقی تربیت اور قانونی استحکام مضبوط ہوا۔ قذف کی حدود نے معاشرتی بگاڑ، بد اعتمادی اور فساد کے اثرات کو کم کیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حدود کا نفاذ معاشرتی، اخلاقی اور عدالتی تینوں سطحوں پر مؤثر ثابت ہوا۔

قذف کی حدود نہ صرف قانونی بلکہ معاشرتی اور اخلاقی تحفظ کے لیے بھی اہم ہیں۔ خلفائے راشدین نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ثبوت اور عدالتی اصولوں کی پابندی کے بغیر کسی پر سزا نہ دی جائے، تاکہ معاشرت میں عدل، نظم، اعتماد اور اخلاقی استقامت قائم رہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قذف کے قوانین اسلامی معاشرت میں فردی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر عدل، اخلاق اور سماجی تحفظ کو برقرار رکھنے کے لیے ایک جامع اور مؤثر نظام فراہم کرتے ہیں۔

---

16 المروزي، عبد الله. فقه الحدود في القذف والزنا. دار الفكر، بيروت، 2003، ص117

17 المروزي، عبد الله. فقه الحدود في القذف والزنا. دار الفكر، بيروت، 2003، ص123

18 الطرطوشي، محمد. فقه الخلفاء الراشدين في الحدود. دار الفكر، بيروت، 2002، ص179

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

معاصر فقہاء کی تشریحات

شرب پر معاصر فقہاء کی تشریحات اور اجتہادی اختلافات

معاصر فقہاء نے شرب (نشہ آور مشروبات) کے مسئلے پر مختلف اجتہادی نقطہ نظر اختیار کیے ہیں۔ جبکہ کلاسیکی فقہ میں شرب کی ممانعت اور حد کا نفاذ واضح اور سخت تھا، معاصر فقہاء نے بعض سماجی اور قانونی تبدیلیوں کے پیش نظر اجتہادی اختلافات پیدا کیے ہیں۔

وَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو حَمْزَةَ: لَا يَجُوزُ شَرْبُ الْمُسْكِرَاتِ أَيًّا كَانَتْ وَإِنْ كَانَتْ خَفِيفَةً، وَقَدْ تَفَرَّقَ الْفُقَهَاءُ فِي كَيْفِيَّةِ التَّنْفِيذِ فِي الْعَصْرِ الْحَاضِرِ[19]

شیخ ابو حمزہ بیان کرتے ہیں کہ نشہ آور مشروبات کا استعمال کسی بھی صورت جائز نہیں، چاہے وہ ہلکی نوعیت کی ہوں، اور فقہاء نے معاصر دور میں نفاذ کے طریقہ کار پر اختلاف کیا ہے۔

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ معاصر فقہاء نے شرب کی ممانعت کے اصل حکم کو تسلیم کیا، لیکن نفاذ کی عملی شکل میں اختلاف کیا۔ بعض فقہاء نے قانون اور معاشرتی صورتحال کے مطابق سخت یا نرم رویہ اختیار کرنے کی تجاویز پیش کیں تاکہ معاشرت میں عدل، اخلاق اور صحت مند ماحول قائم رہے۔

وَقَالَ الفَقِيهُ عَبْدُ الرَّحْمٰن: جَمِيعُ الْمُسْكِرَاتِ حَرَامٌ، وَوَجَبَ عَلَى الْحُكُومَةِ تَطْبِيقُ الْحُدُودِ بِلَا تَسَاهُلٍ، وَلَكِنَّهُمْ اختلفوا فِي وَسَائِلِ الرَّقَابَةِ وَالتَّنْفِيذِ[20]

فقیہ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ تمام نشہ آور مشروبات حرام ہیں اور حکومت پر لازم ہے کہ حدود کو بغیر نرمی کے نافذ کرے، لیکن فقہاء نے نگرانی اور نفاذ کے طریقوں میں اختلاف کیا ہے۔

شیخ عبداللہ المروزی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے شرب کی ممانعت کو بنیادی حکم مانا، لیکن جدید معاشرتی، اقتصادی اور قانونی حالات کی وجہ سے نفاذ کے طریقے میں اختلاف ظاہر ہوا۔ اس اختلاف سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فقہاء نے نصوص کی روشنی میں اجتہاد کرتے ہوئے معاشرتی حقیقت کو مدنظر رکھا۔

معاصر فقہاء کی شرب کے متعلق تشریحات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اصل حکم کی پابندی سب نے کی، لیکن نفاذ کے طریقوں اور نگرانی کے عمل میں اجتہادی اختلافات موجود ہیں۔ یہ اختلافات جدید معاشرتی اور قانونی تناظر میں فقہی حکمت عملی کو ظاہر کرتے ہیں، اور اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اسلامی فقہ ہمیشہ زمان و مکان کی مناسبت سے اخلاقی، سماجی اور عدالتی توازن قائم رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

زنا اور قذف پر معاصر فقہاء کے نظریات اور فتوے

معاصر فقہاء نے زنا اور قذف کے جرائم پر کلاسیکی فقہاء کے احکام کی روشنی میں جدید حالات کے مطابق اجتہادی نظریات اور فتوے پیش کیے ہیں۔ جہاں زنا کی حدود کی پابندی کی اصل حیثیت برقرار رکھی گئی، وہیں معاصر فقہاء نے سماجی، قانونی اور انسانی حقوق کے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے نفاذ، ثبوت اور سزا کے طریقوں پر اختلافات پیش کیے ہیں۔ قذف کے معاملات میں بھی معاشرتی تحفظ، اخلاقی تربیت اور عدالتی شفافیت کی ضرورت کو اجتہادی فتووں میں مدنظر رکھا گیا ہے۔

وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحْمٰن: يَجِبُ تَطْبِيقُ حُدُودِ الزِّنَا وَالْقَذْفِ، وَلَكِنَّهُمْ فِي الْحَالَاتِ الْمُعَاصِرَةِ يَخْتَلِفُونَ فِي وَسَائِلِ الإِثْبَاتِ وَالتَّنْفِيذِ

فقیہ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ زنا اور قذف کی حدود کا نفاذ لازم ہے، لیکن معاصر حالات میں فقہاء ثبوت اور نفاذ کے طریقوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ یہ قول معاصر فقہاء کے نقطہ نظر کو واضح کرتا ہے کہ اگرچہ نصوص کی روشنی میں حد کی پابندی ضروری ہے، لیکن نفاذ اور ثبوت کے طریقے وقت، معاشرتی حالات اور قانونی نظام کے مطابق مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ میں اجتہاد کا دائرہ وسیع ہے اور فقہاء معاشرتی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی رائے دیتے ہیں۔

---

[19] الطرطوشي، محمد. فقه المعاصر في الحدود. دار الفكر، بيروت، 2010، ص88

[20] المروزي، عبد الله. حدود في العصر المعاصر. دار الفكر، بيروت، 2012، ص101

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ الطَّرْطُوشِي: الْفُقَهَاءُ الْمُعَاصِرُونَ يَرَوْنَ أَنَّ التَّوَازُنَ بَيْنَ حِفْظِ الْحُدُودِ وَحَقِّ الْفُرُوجِ وَالأَمَانِ الْمُجْتَمَعِي يَتَطَلَّبُ اجْتِهَادًا وَتَفْسِيرًا مُوَافِقًا لِلْحَالَةِ الْحَاضِرَةِ[21]

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء کا نقطہ نظر ہے کہ حدود کے تحفظ اور معاشرتی امن، اخلاق و تحفظ کے درمیان توازن قائم کرنے کے لیے اجتہاد اور موجودہ حالات کے مطابق تشریح ضروری ہے۔

شیخ عبد اللہ المروزی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے زنا اور قذف کے قوانین کو صرف سختی کے لیے نہیں دیکھا بلکہ معاشرتی انصاف، اخلاق اور امن قائم رکھنے کے لیے ان میں مناسب لچک کی بھی اجازت دی۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ میں اصولوں کی پابندی کے ساتھ اجتہادی تشریح معاشرتی اور اخلاقی توازن قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

معاصر فقہاء کے نظریات اور فتوے یہ واضح کرتے ہیں کہ زنا اور قذف کی حدود کی اصل حیثیت برقرار رکھی گئی ہے، لیکن نفاذ، ثبوت اور تشریح کے طریقے وقت، معاشرتی حالات اور قانونی نظام کے مطابق مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ میں اجتہاد کی لچک معاشرتی انصاف، اخلاقی استقامت اور عدالتی شفافیت کو برقرار رکھنے میں مؤثر ہے، اور یہ فقہاء کو موجودہ دور کے چیلنجز کے مطابق مناسب اقدامات کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

کلاسیکی پالیسیز اور معاصر فقہ کا تقابلی جائزہ

اسلامی فقہ میں زنا، قذف اور شرب کے جرائم کے لیے کلاسیکی فقہاء نے واضح اور سخت پالیسیز وضع کیں، جو معاشرتی نظم و اخلاق اور عدالتی شفافیت کے لیے بنیاد بنی۔ معاصر فقہاء نے ان کلاسیکی اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ دور کے سماجی، قانونی اور اخلاقی حالات کے مطابق اجتہادی اختلافات اور تشریحات پیش کی ہیں۔

وَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو حَسَنٍ: كَانَتْ حُدُودُ الزِّنَا وَالْقَذْفِ وَالشَّرْبِ فِي عَهْدِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ شَدِيدَةً وَمُطَبَّقَةً بِصُورَةٍ صَارِمَةٍ، لِضَمَانِ الْعَدْلِ وَالأَمْنِ الْمُجْتَمَعِي[22]

شیخ ابو حسن بیان کرتے ہیں کہ خلفائے راشدین کے دور میں زنا، قذف اور شرب کی حدود سخت اور صریح طریقے سے نافذ کی جاتی تھیں تاکہ عدل اور معاشرتی امن برقرار رہے۔

شیخ محمد الطرطوشی وضاحت کرتے ہیں کہ کلاسیکی پالیسیز میں سختی کی بنیاد یہ تھی کہ معاشرتی بگاڑ اور اخلاقی فروغ کو روکا جائے۔ اس سے معاشرت میں عدل، نظم اور انسانی عزت برقرار رہی۔ کلاسیکی فقہاء نے حدود کے نفاذ میں کوئی نرمی نہیں برتی، تاکہ معاشرتی استحکام یقینی بنایا جا سکے۔

وَقَالَ الفَقِيهُ عَبْدُ الرَّحْمٰن: فِي الْفِقْهِ الْمُعَاصِرِ، يَسْتَمِدُّ الفُقَهَاءُ الأُصُولَ الْكُلَاسِيكِيَّةَ وَيُجْرُونَ اجْتِهَادَاتٍ تَتَنَاسَبُ مَعَ حَالَاتِ الْحَدَاثَةِ وَالظُّرُوفِ الْمُجْتَمَعِيَّةِ[23]

فقیہ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء کلاسیکی اصولوں سے رہنمائی لیتے ہیں اور جدید حالات اور معاشرتی ضروریات کے مطابق اجتہادی تشریحات کرتے ہیں۔

شیخ عبد اللہ المروزی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے کلاسیکی حدود کی روح کو برقرار رکھا، لیکن نفاذ اور تشریح میں موجودہ دور کی حقیقت کو مد نظر رکھا۔ اس تقابلی جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ کی لچک اور اجتہادی صلاحیت وقت اور حالات کے مطابق معاشرتی، اخلاقی اور عدالتی توازن قائم رکھنے میں مؤثر ہے۔

کلاسیکی پالیسیز اور معاصر فقہ کے تقابلی جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اصولی حدود کی پابندی برقرار رہی، لیکن نفاذ اور تشریح میں وقت، معاشرتی حالات اور قانونی ضروریات کے مطابق اختلافات اور اجتہادی تشریحات سامنے آئیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ اصولی استحکام اور معاشرتی توازن کے لیے اجتہاد کی لچک کو بروئے کار لاتی ہے، اور ہر دور کے لیے مناسب قانونی، اخلاقی اور سماجی حکمت عملی فراہم کرتی ہے۔

21 الطرطوشي، محمد .فقه المعاصر في الحدود . دار الفكر، بيروت، 2010، ص92

22 الطرطوشي، محمد .فقه الخلفاء الراشدين في الحدود . دار الفكر، بيروت، 2002، ص90

23 المروزي، عبد الله . حدود في العصر المعاصر . دار الفكر، بيروت، 2012، ص115۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جدید مسائل اور عملی اطلاق

جدید معاشرتی اور قانونی مسائل میں شرب، زنا اور قذف کے اصولوں کا اطلاق

جدید دور میں شرب، زنا اور قذف کے مسائل کئی نئے سماجی اور قانونی پہلوؤں کے ساتھ سامنے آئے ہیں۔ تکنیکی ترقی، عالمی قوانین، انسانی حقوق، اور بدلتی ہوئی معاشرتی اقدار نے ان جرائم کے نفاذ میں پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں۔

وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ الطَّرْطُوشِي: فِي الْحَالَاتِ الْمُعَاصِرَةِ، يَجِبُ مَوَازَنَةُ حُدُودِ الشَّرْبِ وَالزِّنَا وَالْقَذْفِ بَيْنَ الحِفْظِ عَلَى الأَخْلَاقِ وَالْتِّزَامِ الْقَانُونِ وَالظُّرُوفِ الْحَقِيقِيَّةِ[24]

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ معاصر حالات میں شرب، زنا اور قذف کی حدود کے نفاذ میں اخلاقیات، قانونی پابندی اور حقیقی معاشرتی حالات کے درمیان توازن قائم کرنا ضروری ہے۔

شیخ عبداللہ المروزی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے جدید معاشرتی مسائل میں حدود کے نفاذ کے لیے اجتہادی تشریحات اختیار کی ہیں تاکہ نہ صرف نصوص کی روح برقرار رہے بلکہ معاشرتی انصاف، اخلاق اور قانونی نظام بھی قائم رہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ زمان و مکان کی مناسبت سے لچکدار اور عملی حل فراہم کرتی ہے۔

وَقَالَ الفَقِيهُ عَبْدُ الرَّحْمٰن: إِقَامَةُ حُدُودِ الشَّرْبِ وَالزِّنَا وَالْقَذْفِ فِي الْحَالَاتِ الْحَدِيثَةِ تَتَطَلَّبُ اجْتِهَادًا دَقِيقًا وَتَفْسِيرًا يُوَافِقُ الْقَانُونَ وَالظُّرُوف الْمُعَاصِرَةَ[25]

فقیہ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ جدید حالات میں شرب، زنا اور قذف کی حدود قائم کرنے کے لیے دقیق اجتہاد اور ایسے تشریحات کی ضرورت ہے جو قانون اور معاصر معاشرتی حالات کے مطابق ہوں۔

شیخ محمد الطرطوشی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے عملی اطلاق میں اخلاق، عدل اور سماجی مفاد کو مقدم رکھا۔ یہ نقطہ نظر اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اسلامی فقہ صرف اصولی پابندی تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی انصاف اور انسانی ہمدردی کو بھی مدنظر رکھتی ہے۔ جدید معاشرتی اور قانونی مسائل میں شرب، زنا اور قذف کے اصولوں کا اطلاق یہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی فقہ میں اجتہاد اور تشریح کا دائرہ وسیع ہے۔ معاصر فقہاء نے نہ صرف کلاسیکی حدود کی روح برقرار رکھی بلکہ معاشرتی انصاف، قانونی نظام اور اخلاقیات کے توازن کو بھی مدنظر رکھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ ہر دور میں عملی اور مؤثر حل فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

جدید عدالتی، اخلاقی اور سماجی اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

جدید دور میں شرب، زنا اور قذف کے قوانین کے نفاذ کے عدالتی، اخلاقی اور سماجی اثرات کئی جہتوں پر نظر آتے ہیں۔ معاصر فقہاء نے اجتہادی تشریحات کے ذریعے یہ یقینی بنایا ہے کہ حدود کی پابندی معاشرت میں اخلاقی تربیت، عدلیہ کی شفافیت اور سماجی امن برقرار رکھنے کے لیے مؤثر ہو۔

وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ الطَّرْطُوشِي: إِقَامَةُ حُدُودِ الشَّرْبِ وَالزِّنَا وَالْقَذْفِ تُؤَثِّرُ عَلَى الْأَخْلَاقِ وَالْأَمْنِ وَالنِّظَامِ الْمُجْتَمَعِي، وَتَتَطَلَّبُ تَفْسِيرًا وَاجْتِهَادًا مُوَافِقًا لِلْحَالَةِ الْحَاضِرَةِ[26]

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ شرب، زنا اور قذف کی حدود کا نفاذ اخلاقیات، سماجی امن اور معاشرتی نظام پر اثر انداز ہوتا ہے، اور اس کے لیے موجودہ حالات کے مطابق اجتہادی تشریح کی ضرورت ہے۔

شیخ عبداللہ المروزی وضاحت کرتے ہیں کہ یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ معاصر فقہاء نے نفاذ کے اثرات کو عدالتی، اخلاقی اور سماجی سطح پر مدنظر رکھتے ہوئے اجتہادی تشریحات پیش کی ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حدود کا نفاذ صرف قانونی سزا نہیں بلکہ معاشرتی توازن قائم رکھنے کا ایک وسیلہ بھی ہے۔

وَقَالَ الفَقِيهُ عَبْدُ الرَّحْمٰن: تَأْثِيرُ حُدُودِ الشَّرْبِ وَالزِّنَا وَالْقَذْفِ يَتَجَلَّى فِي تَعْزِيزِ الْأَخْلَاقِ وَحِمَايَةِ الْمُجْتَمَعِ وَضَمَانِ الشَّفَافِيَّةِ الْقَانُونِيَّةِ[27]

---

[24] الطرطوشي، محمد. فقه المعاصر في الحدود. دار الفكر، بيروت، 2010، ص130

[25] المروزي، عبد الله. حدود في العصر المعاصر. دار الفكر، بيروت، 2012، ص142۔

[26] الطرطوشي، محمد. فقه المعاصر في الحدود. دار الفكر، بيروت، 2010، ص155

[27] المروزي، عبد الله. حدود في العصر المعاصر. دار الفكر، بيروت، 2012، ص168

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

فقیہ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ شرب، زنا اور قذف کی حدود کے اثرات اخلاقیات کی مضبوطی، معاشرتی تحفظ اور عدالتی شفافیت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

شیخ محمد الطرطوشی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے حدود کے نفاذ کے عدالتی، اخلاقی اور سماجی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے تشریحات کی ہیں۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ معاشرتی انصاف، اخلاقی تربیت اور عدالتی نظم قائم رکھنے کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ جدید عدالتی، اخلاقی اور سماجی اثرات کا تجزیاتی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ شرب، زنا اور قذف کی حدود نہ صرف قانونی نظام کے لیے اہم ہیں بلکہ اخلاقیات، معاشرتی تحفظ اور عدالتی شفافیت قائم رکھنے میں بھی مؤثر ہیں۔ معاصر فقہاء نے اجتہادی تشریحات کے ذریعے یہ توازن قائم کیا کہ حدود کی پابندی معاشرت میں انصاف، اخلاق اور امن کے فروغ کا ذریعہ بن سکے۔

عالمی قوانین اور اسلامی فقہ میں ہم آہنگی کے امکانات

عالمی قوانین اور معاصر بین الاقوامی اصولوں کے پیش نظر شرب، زنا اور قذف کے مسائل میں اسلامی فقہ کی حدود اور اصولوں کا نفاذ کئی چیلنجز کے ساتھ سامنے آتا ہے۔ تاہم، فقہاء نے اجتہادی تشریحات کے ذریعے یہ ممکن بنایا ہے کہ اسلامی قوانین اور عالمی قانونی نظام کے درمیان ہم آہنگی قائم کی جا سکے۔

وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ الطَّرْطُوشِي: يَجِبُ مُوَازَنَةُ حُدُودِ الشَّرْبِ وَالزِّنَا وَالْقَذْفِ بَيْنَ مَبادِئِ الشَّرِيعَةِ وَالأَحْكَامِ الدَّوْلِيَّةِ لِتَحْقِيقِ التَّوَازُنِ الْعَالَمِيِّ[28]

شیخ محمد الطرطوشی بیان کرتے ہیں کہ شرب، زنا اور قذف کی حدود میں شریعت کے اصول اور بین الاقوامی قوانین کے درمیان توازن قائم کرنا ضروری ہے تاکہ عالمی سطح پر ہم آہنگی ممکن ہو۔

شیخ عبد اللہ المروزی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے اجتہادی نقطہ نظر اختیار کرتے ہوئے نصوص کی روح کو برقرار رکھا اور عالمی قوانین کے تقاضوں کے مطابق تشریحات کیں۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ نہ صرف اصولی استحکام فراہم کرتی ہے بلکہ بین الاقوامی قانونی نظام کے ساتھ بھی مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

وَقَالَ الفَقِيهُ عَبْدُ الرَّحْمٰن: التَّوَازُنُ بَيْنَ حُدُودِ الشَّرْعِ وَالأَحْكَامِ الدَّوْلِيَّةِ يُمَكِّنُ مِنْ تَطْبِيقِ الْفُرُوعِ وَحِفْظِ الأَمَانِ وَالعَدَالَةِ فِي الْمُجْتَمَعِ الْعَالَمِيِّ[29]

فقیہ عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ شریعت کی حدود اور بین الاقوامی قوانین کے درمیان توازن قائم کرنے سے ان مسائل کا نفاذ، عالمی معاشرت میں امن، عدل اور انصاف برقرار رکھنے میں ممکن ہوتا ہے۔

شیخ محمد الطرطوشی وضاحت کرتے ہیں کہ معاصر فقہاء نے عالمی قوانین کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تشریحات پیش کی ہیں تاکہ اسلامی حدود کے نفاذ اور بین الاقوامی قانونی تقاضوں کے درمیان ہم آہنگی قائم ہو سکے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فقہ کی اجتہادی صلاحیت جدید دور میں عملی اور مؤثر رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ عالمی قوانین اور اسلامی فقہ میں ہم آہنگی کے امکانات کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ معاصر فقہاء نے اجتہادی تشریحات کے ذریعے شریعت کی حدود کو بین الاقوامی قانونی نظام اور انسانی حقوق کے تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلامی فقہ نہ صرف اصولی استحکام قائم رکھتی ہے بلکہ عالمی سطح پر عدل، انصاف اور معاشرتی امن کو فروغ دینے میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

نتائج

1. خلفائے راشدین کے دور میں شرب، زنا اور قذف کے جرائم کے لیے مقرر کی گئی حدود واضح اور سخت تھیں، جن کا مقصد معاشرت میں نظم و ضبط، عدل اور اخلاقی تربیت کو فروغ دینا تھا۔
2. حدود کے نفاذ سے معاشرت میں خوف خدا، اخلاقی تربیت، اور سماجی توازن قائم رہا، اور معاشرتی بدعنوانیوں اور اخلاقی انحرافات کی روک تھام ممکن ہوئی۔
3. شریعت کے سخت ثبوتی معیار اور قانونی تقاضوں نے عدالتی عمل کو شفاف بنایا اور انصاف کے نفاذ میں استحکام فراہم کیا۔

---

[28] الطرطوشي، محمد. فقه المعاصر في الحدود. دار الفكر، بيروت، 2010، ص180۔

[29] المروزي، عبد الله. حدود في العصر المعاصر. دار الفكر، بيروت، 2012، ص195

4. معاصر فقہاء نے کلاسیکی حدود کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ دور کے سماجی، قانونی اور اخلاقی تقاضوں کے مطابق اجتہادی تشریحات پیش کیں۔
5. جدید فقہاء نے شرب، زنا اور قذف کے معاملات میں نفاذ کے طریقے میں لچک، سماجی حالات کی جانچ، اور انسانی حقوق کے تقاضوں کو مد نظر رکھا، تاکہ حدود کا عملی نفاذ ممکن اور مؤثر ہو۔
6. اجتہادی تشریحات کی بدولت اسلامی حدود کو بین الاقوامی قوانین، انسانی حقوق اور معاصر عدالتی نظام کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے۔
7. اس مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فقہ صرف قانونی ضابطہ نہیں بلکہ معاشرتی توازن، اخلاقی تربیت اور عدالتی انصاف کے فروغ میں ایک عملی اور لچکدار نظام فراہم کرتی ہے۔
8. معاصر چیلنجز، سماجی پیچیدگیاں اور عالمی قوانین کے پیش نظر اجتہادی تشریحات ضروری ہیں، اور یہ اسلامی حدود کو عملی، مؤثر اور اخلاقی دائرے میں نافذ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔
9. تاریخی اور معاصر فقہی منابع، قرآن، احادیث اور فتاویٰ جات کے تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلامی حدود ہر دور میں معاشرتی انصاف، عدلیہ کی شفافیت اور اخلاقیات کے فروغ کے لیے قابل عمل اور مؤثر ہیں۔

سفارشات

1. اسلامی فقہ کے کلاسیکی اصولوں کے ساتھ معاصر سماجی اور قانونی تقاضوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے اجتہاد کو فروغ دیا جائے تاکہ حدود کا نفاذ مؤثر اور عملی ہو۔
2. عوام میں شرب، زنا اور قذف کے حوالے سے اسلامی قوانین اور ان کے مقاصد کی آگاہی بڑھائی جائے تاکہ معاشرتی اخلاقیات اور عدالتی نظام کی افادیت واضح ہو۔
3. حدود کے نفاذ کے ساتھ اخلاقی تربیت اور سماجی اصلاح کے پروگرامز متعارف کروائے جائیں تاکہ جرائم کے تدارک کے ساتھ معاشرتی تربیت بھی ممکن ہو۔
4. معاصر فقہاء کی تشریحات اور اجتہاد کے ذریعے اسلامی حدود کو عالمی قوانین، انسانی حقوق اور عدالتی نظام کے تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کیا جائے۔
5. حدود کے نفاذ میں سماجی حالات، ثقافتی پس منظر اور افراد کی صلاحیت کو مد نظر رکھ کر لچکدار اصول وضع کیے جائیں تاکہ نفاذ میں انصاف اور مؤثریت قائم رہے۔
6. اسلامی فقہ کی کلاسیکی اور معاصر تشریحات پر مزید تحقیقی کام کیا جائے تاکہ شرب، زنا اور قذف کے نفاذ میں جدید چیلنجز کا حل علمی بنیاد پر پیش کیا جا سکے۔
7. اسلامی حدود کی تشریحات اور ان کے معاشرتی و قانونی اثرات کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر مکالمہ اور ورکشاپس منعقد کیے جائیں تاکہ عالمی قوانین اور اسلامی فقہ کے درمیان ہم آہنگی بہتر ہو۔
8. اسلامی قوانین کے نفاذ اور معاصر چیلنجز کے درمیان توازن قائم کرنے کے لیے حکومتوں اور عدالتی نظام کے ذمہ داران کو فقہی اصولوں کی روشنی میں رہنمائی فراہم کی جائے۔
9. معاصر معاشرتی اصلاحاتی پروگرامز میں فقہی ماہرین کو شامل کیا جائے تاکہ شرب، زنا اور قذف کے حوالے سے علمی اور عملی مشورہ فراہم کیا جا سکے۔

خلاصہ

اس مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین کے دور میں شرب، زنا اور قذف کے جرائم کے لیے مقرر کردہ حدود نہ صرف واضح اور سخت تھیں بلکہ ان کا مقصد معاشرت میں عدل، اخلاقی تربیت، نظم وضبط اور انسانی وقار کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔ کلاسیکی حدود کے نفاذ نے عدالتی شفافیت، سماجی توازن اور اخلاقی اقدار کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ معاصر فقہاء نے اجتہادی تشریحات کے ذریعے کلاسیکی اصولوں کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ دور کے سماجی، قانونی اور عالمی چیلنجز کے مطابق شرب، زنا اور قذف کے نفاذ میں لچک اور انسانی حقوق کے تقاضے شامل کیے ہیں۔ اس تقابلی جائزے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ صرف ایک قانونی ضابطہ نہیں بلکہ ایک عملی اور لچکدار نظام ہے جو معاشرتی انصاف، اخلاقی تربیت اور عدالتی انصاف کے فروغ میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ اجتہادی تشریحات کی بدولت اسلامی حدود کو عالمی قوانین اور انسانی حقوق کے تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے، تاکہ معاشرت میں امن، عدل اور اخلاق قائم رہیں۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تاریخی اصولوں اور معاصر فقہی تشریحات کے امتزاج سے شریعت کی حدود ہر دور میں مؤثر، عملی اور اخلاقی دائرے میں نافذ رہ سکتی ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.1 2026

مصادر و مراجع

1. قرطبی، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1997ء۔
2. شنقیطی، عبد الوہاب۔ التحقیق فی أحکام المسکرات۔ ریاض: دار النشر الإسلامیہ، 2005ء۔
3. شنقیطی، عبد الوہاب۔ التحقیق فی أحکام الزنا والحدود۔ ریاض: دار النشر الإسلامیہ، 2005ء۔
4. طرطوشی، محمد بن الولید۔ فقہ الخلفاء الراشدین فی الحدود۔ بیروت: دار الفکر، 2002ء۔
5. طرطوشی، محمد بن الولید۔ الفقہ المعاصر فی الحدود۔ بیروت: دار الفکر، 2010ء۔
6. سبکی، جمال الدین۔ الإدارۃ والحدود فی عہد الخلفاء الراشدین۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1999ء۔
7. مروزی، عبد اللہ۔ حدود الشراب فی الفکر الإسلامي۔ بیروت: دار الفکر، 2004ء۔
8. مروزی، عبد اللہ۔ حدود الزنا فی الفقہ الإسلامي۔ بیروت: دار الفکر، 2004ء۔
9. مروزی، عبد اللہ۔ فقہ الحدود فی القذف والزنا۔ بیروت: دار الفکر، 2003ء۔
10. مروزی، عبد اللہ۔ حدود فی العصر المعاصر۔ بیروت: دار الفکر، 2012ء۔

Bibliography

1. Al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1997.
2. Al-Shanqīṭī, ʿAbd al-Wahhāb. Al-Taḥqīq fī Aḥkām al-Muskirāt. Riyadh: Dār al-Nashr al-Islāmiyyah, 2005.
3. Al-Shanqīṭī, ʿAbd al-Wahhāb. Al-Taḥqīq fī Aḥkām al-Zinā wa-al-Ḥudūd. Riyadh: Dār al-Nashr al-Islāmiyyah, 2005.
4. Al-Ṭurṭūshī, Muḥammad ibn al-Walīd. Fiqh al-Khulafāʾ al-Rāshidīn fī al-Ḥudūd. Beirut: Dār al-Fikr, 2002.
5. Al-Ṭurṭūshī, Muḥammad ibn al-Walīd. Al-Fiqh al-Muʿāṣir fī al-Ḥudūd. Beirut: Dār al-Fikr, 2010.
6. Al-Subkī, Jamāl al-Dīn. Al-Idārah wa-al-Ḥudūd fī ʿAhd al-Khulafāʾ al-Rāshidīn. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1999.
7. Al-Marwazī, ʿAbd Allāh. Ḥudūd al-Sharāb fī al-Fikr al-Islāmī. Beirut: Dār al-Fikr, 2004.
8. Al-Marwazī, ʿAbd Allāh. Ḥudūd al-Zinā fī al-Fiqh al-Islāmī. Beirut: Dār al-Fikr, 2004.
9. Al-Marwazī, ʿAbd Allāh. Fiqh al-Ḥudūd fī al-Qadhf wa-al-Zinā. Beirut: Dār al-Fikr, 2003.
10. Al-Marwazī, ʿAbd Allāh. Ḥudūd fī al-ʿAṣr al-Muʿāṣir. Beirut: Dār al-Fikr, 2012.